مغربی فکر و فلسفے و تہذیب کا مطالعہ کیسے کیا جائے؟

اگست کے شمارے میں ڈاکٹر جاوید اکبر انصاری نے اپنے مضمون میں مغربی فکر و فلسفے کے ادراک تفہیم و تسہیل کے لئے تفصیل سے سرمایہ داری اور عیسائیت کی تاریخ پر روشنی ڈالی ہے اور یونانی فلسفہ و سائنس کے عیسائیت پر مرتب ہونے والے اثرات کا جائزہ لیا ہے۔ یہ جائزہ اجمالی ہے، اس کی تفصیل اور مغرب کو سمجھنے کے لئے درج ذیل کتابوں کا مطالعہ سودمند رہے گا۔

[۱] تہافتہ الفلاسفہ امام غزالیؒ۔ امام غزالیؒ نے یونان کے زیر اثر مسلم فلسفیوں کی فکر کو ۲۰ بنیادی مسائل میں ڈھالا اور ان کا تہافہ میں جواب لکھا۔

[۲] تہافتہ التہافہ، از: ابن رشدؒ: [۱۱۹۸۔۱۱۲۶]

یہ کتاب امام غزالیؒ کی تہافتہ الفلاسفہ کا جواب ہے۔ تہذیبی فکر کے تصادم سے دلچسپی رکھنے والے اگر یہ دیکھنا چاہیں کہ یونانی فکر کا حملہ کتنا شدید تھا اور امام غزالیؒ نے تہافہ میں اس کا کیا جواب دیا اور تہافہ پر تنقید کرنے والوں نے غزالیؒ پر کیا نقد فرمایا اس نقد کی سطح کیا تھی۔ یہ کتاب امام غزالی کے فکر پر تمام نقد کا احاطہ کرتی ہے۔

[۳] الرد المنطقین اس کتاب میں امام ابن تیمیہؒ نے یونانی فکر کے مسلم فکر پر اثرات کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔ مسلم مفکرین کے یہاں یونانی اثرات کی نشاندہی کی ہے اور یونانی فکر کا رد کیا ہے۔

[۴] مکتوبات امام ربانی۔ جلد اول، دوم اور سوئم: یہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات کا مجموعہ ہے۔ ان مکتوبات میں اسلامی عقائد کا بیان ہے اور کئی خطوط میں اسلامی اور غیر اسلامی عقائد کے امتیازات اور اسلامی تہذیب اور غیر اسلامی تہذیبوں کی عدم مطابقت کے بنیادی امور بیان کیے گئے ہیں۔

[۵] شیخ آفندی کا رسالہ الرسالۃ الحمیدیہ ۔

[۶] اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلویؒ کی کتاب الکلمۃ الملہمہ ۔

[۷] الانتباہات المفیدہ فی الاشتباہات الجدیدہ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اس کا انگریزی ترجمہ محمد حسن عسکری نے An answer to modrensim کے نام سے کیا ہے۔

[۸] عقلیات اسلام پسند فرمودہ حضرت مولانا اشرف علیؒ تھانوی۔ یہ کتاب الانتباہات کی تسہیل و تشریح ہے جو مولانا مصطفیٰ خان بجنوری کے قلم سے ہے۔ اصل رسالہ ۷۰ صفحات کا ہے اور تشریح چھ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ رسالہ انتباہات کی تسہیل و تشریح نہایت عمدہ طریقے سے کی گئی ہے اور عقل و

منطق کی نارسائیاں نہایت عمدہ دلیلوں سے واضح کی گئی ہیں۔ انداز بیان سادہ اور دل نشین ہے۔ اگر اس کتاب کو غور سے پڑھا جائے تو سائنس اور جدید ٹیکنالوجی کے غبار سے چندھیانے والی آنکھیں روشن ہوجاتی ہیں۔ افسوس کہ اس کتاب پر توجہ نہیں دی گئی۔ ادارہ اسلامیات نے ۱۹۹۴ء میں اس کا پہلا نقش شائع کیا تھا اور ۲۰۰۶ء تک یہی نقش بازار میں فروخت کے لیے موجود ہے۔

[۹] کلیات اکبرالہ آبادی۔ اکبرالہ آبادی ہمارے عظیم ترین شاعروں میں ایک ہیں۔ تہذیبوں کے تصادم کے ابتدائی مراحل دیکھنے ہوں تو اکبر کی شاعری پڑھنا ناگریز ہے۔ اکبر کی عظمت یہ ہے کہ اقبالؒ تک ان کے زیر اثر رہے ہیں۔ اکبر کی تخلیقی سطح اقبال کے ہم پلہ ہے۔ فرق یہ ہے کہ اکبر نے جو بات طنز و مزاح کے پیرائے میں کہی ہے اقبال اسے ایک بڑے فکری کینوس میں اعلیٰ ترین سنجیدہ سطح پر بیان کرتے ہیں۔

کلیات اکبرالہ آبادی کے مطالعے کی تجویز ممکن ہے بعض طبائع پر گراں گزرے لیکن بہت کم لوگوں کو یہ معلوم ہے کہ اکبرالہ آبادی نے طنزیہ شاعری کے ذریعے تہذیب و فلسفہ مغرب کے خلاف بند باندھنے کی کتنی زبردست کوشش کی ان کے اس کام کی اہمیت شاعر مشرق پر خوب روشن تھی اسی لئے علامہ اقبالؒ اپنے خطوط میں حضرت اکبرؒ کو اپنا پیر قرار دیتے، ان کا شرف نیاز حاصل کرنا چاہتے اور اپنا دل حضرت اکبرؒ کے سامنے چیر کر رکھنا چاہتے تھے اقبال خود کو لاہور میں تنہا سمجھتے اور حضرت اکبرؒ کو وہ فرد واحد جانتے جس سے دل کھول کر اپنے جذبات کا اظہار کیا جاسکے۔ وہ اکبر سے طویل خط لکھنے کی استدعا کرتے اور اس خواہش کو روحانی خودغرضی قرار دیتے وہ حضرت اکبرؒ کو پیر مشرق قرار دیتے تھے۔ حضرت اکبر کے بارے میں اقبال نے یہاں تک لکھا کہ ''اگر کوئی شخص میری مذمت کرے جس کا مقصد آپ کی مدح سرائی ہو تو مجھے اس کا قطعاً رنج نہیں بلکہ خوشی ہے خط و کتابت سے پہلے آپ سے جو ارادت و عقیدت تھی ویسی اب بھی ہے اور انشاءاللہ جب تک زندہ ہوں ایسی ہی رہے گی''۔ اقبال نے چند اشعار حضرت اکبر کے رنگ میں بھی لکھے مگر عوام کی بدمذاقی نے اس کا مفہوم کچھ سے کچھ سمجھ لیا۔ اقبال کے خیال میں حضرت اکبر نے ہیگل کے سمندر کو ایک قطرہ [شعر] میں بند کردیا تھا واضح رہے کہ اقبال ہیگل کو بہ اعتبار تخیل افلاطون سے بڑا فلسفی تصور کرتے تھے حضرت اکبر کے خطوط سے اقبال پر غور و فکر کی راہیں کھلتیں اس لئے اکبر کے خطوط وہ محفوظ رکھتے۔ حضرت اکبر کے اشعار پڑھ کر اقبال کو شیکسپئر اور مولانا روم یاد آجاتے تھے اقبال شکوہ جواب شکوہ پر دس پندرہ سطور کا دیباچہ ناشر کے مطالبے پر حضرت اکبر سے لکھوانے کے خواہش مند تھے۔ [اقبال نامہ، ص ۳۷۲، ۳۷۴، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۹۳، ۳۹۷ یک جلدی تصحیح و ترمیم شدہ، اقبال اکادمی پاکستان ۲۰۰۵]

علامہ اقبالؒ کے اِن افکار سے ''کلیات اکبرالہ آبادی'' کی اہمیت بہ خوبی واضح ہوجاتی ہے۔

[۱۰] اقبالؒ کی ساری اردو اور فارسی شاعری اور کم از کم ضربِ کلیم جو اس اعلان کے ساتھ شائع ہوئی۔ ضربِ کلیم یعنی اعلان جنگ دورِ حاضر کے خلاف۔ ''خطبات اقبال'' سے اقبال نے رجوع کرلیا تھا لہٰذا اس کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اس سلسلے میں سید سلیمان ندویؒ کے افکار جو خطبات پر عالمانہ نقد ہیں، جریدہ شمارہ ۳۳، میں ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں۔

[۱۱] مولانا مودودیؒ کی کتابیں [ا] اسلامی تہذیب اور اس کے اصول و مبادی۔ [ب] انسان کا معاشی

مسئلہ اور اس کا اسلامی حل، [پ] تفہیمات۔ [ت] تنقیحات۔ [ڈ] الجہاد فی الاسلام۔ رسائل و مسائل پانچ حصے ان میں عہد حاضر کے متکلمانہ مسائل کا انتخاب نظر آئے گا اور جدید ذہن کے شبہات سامنے آئیں گے۔

[۱۲] ڈاکٹر جاوید اکبر انصاری کی درج ذیل کتابیں:

[الف] مغربی فکر و فلسفے کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ / خطبات لاہور

[ب] A Cas Against Capitalism

[پ] Buisness ethices in Pakistan

[ت] Money and Banking in Pakistan

[ج] Financial Menagement in Pakistan

[۱۳] ڈاکٹر برہان احمد فاروقی کی کتاب ''قرآن اور مسلمانوں کے زندہ مسائل'' کا آخری باب جدید اسلامی فکر میں اقبال کی اہمیت ص ۲۱۵ تا ۲۹۲ پر محیط ہے ڈاکٹر صاحب کا انگریزی میں غیر مطبوعہ مقالہ Iqbal's Reconstruction بھی اہمیت کا حامل ہے۔ فاروقی صاحب کے شاگرد خضر یاسین کی تحقیق کے مطابق خطبات پر سید سلیمان ندوی کی تنقید اور برہان فاروقی کی غیر مطبوعہ انگریزی کتاب کے الفاظ، خیالات اور افکار میں غیر معمولی توارد ہے۔ اس سلسلے میں جریدہ ۳۴ اور اقبال اکادمی کی کتاب ''میارا بزم بر ساحل کہ آنجا'' کا تقابلی مطالعہ کیا جائے۔

[۱۴] سہیل عمر ناظم اقبال اکادمی لاہور کا تحقیقی مقالہ ''خطبات اقبال نئے تناظر میں'' علامہ اقبال کے خطبات ''تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ'' کا پہلا فلسفیانہ ناقدانہ جائزہ ہے اس کتاب کے ذریعے فکر و فلسفہ وتہذیب مغرب کے پیدا کردہ الحاد شکوک، شبہات، سوالات اعتراضات اور واہمات کی مکمل تصویر سامنے آتی ہے عہد جدید کے اذہان میں پیدا شدہ ان سوالات کا جواب عقلیات کی روشنی میں دینے کی کوشش مختلف مفکرین اور متجددین نے کی ہے اس کا ناقدانہ جائزہ بھی سامنے آتا ہے۔ سہیل عمر نے اس کتاب کو برہان احمد فاروقی صاحب کے املائی قرار دیا ہے جبکہ یہ محض اظہار عجز ہے۔ اور سہیل عمر کی سعادت مندی اور احسان شناسی۔

[۱۵] ڈاکٹر حسین نصر کی کتاب History of Islami Philosophy حسین نصر کی تمام کتابیں اہمیت کی حامل ہیں ان کے فکر سے ہمیں اختلاف ہے۔ لیکن اس میں بہت اہم نکتے ملتے ہیں۔

[۱۶] ڈاکٹر الطاف احمد اعظمی کی کتاب ''خطبات اقبال ایک مطالعہ'' اس کتاب کے مطالعے سے معلوم ہوگا کہ علوم اسلامی کی باقاعدہ تحصیل اور عربی زبان پر عبور کے بغیر اجتہاد اور روشن خیال افکار پیش کرنے کے دعوے دار کس قدر اغلاط کرتے ہیں اور قدم قدم پر ٹھوکر کھاتے ہیں۔

[۱۷] ڈاکٹر رفیع الدین کی کتاب قرآن اور علم جدید' اور دیگر کتب

[۱۸] مائیکل مین کی معرکہ آراء کتاب The Dark Side of Democracy یہ کتاب جمہوریت کے اصل چہرے سے نقاب الٹتی ہے اور تاریخی اعداد و شمار سے ثابت کرتی ہے کہ جمہوریت جہاں بھی گئی قتل و غارت گری لے کر گئی اور بیسویں صدی دنیا کی خوں خوار ترین صدی تھی۔ مائیکل مین نے

اعداد وشمار اور حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ اسلام تمام مذاہب میں سب سے زیادہ پرامن مذہب ہے اور اس کی تاریخ اجلی تاریخ ہے۔ جمہوریت کے تمام مداحوں کے لیے اس کتاب کا مطالعہ لازمی ہے۔ اگر علامہ اقبالؒ، ابوالکلامؒ، حسین احمد مدنیؒ، مولانا مودودیؒ، جاوید غامدی، قاضی حسین احمد کی نظر سے یہ کتاب گزر جاتی تو ان میں سے ایک بھی جمہوریت کی تعریف نہ کرتا، جمہوریت نے جس طرح خوں ریزی کی اور ایک ارب انسانوں کا قتل عام کیا، ہمارے تمام دانشور اس سے تاریخ سے ناواقف رہے۔

[۱۹] مریم جمیلہ صاحبہ کی تمام کتابیں خصوصاً اسلام ایک نظریہ ایک تحریک اور Islam and Modrenism مریم جمیلہ صاحبہ کے وہ تمام تبصرے جو مختلف کتابوں پر وہ Muslim World Book Review میں سالہا سال تک کرتی رہیں۔

[۲۰] محمد حسن عسکری کی کتاب [ا] جدیدیت۔ یعنی مغربی فکر کی گمراہیوں کا خاکہ [ب] وقت کی راگنی۔

[۲۱] نئی نظم اور پورا آدمی......از سلیم احمد۔ مشرق ہار گیا از سلیم احمد

نئی نظم اور پورا آدمی اردو تنقید کی نہایت ہنگامہ خیز اور اہم کتابوں میں سے ہے۔ یہ کتاب ہمیں بتاتی ہے کہ مغربی فکر کے زیر اثر ہمارے ادب سے کس طرح پورے آدمی یا Whole Man کا بیان تحلیل ہوا اور اس کی جگہ ادھورے آدمی کا بیان در آیا۔ سراج منیر نے سلیم احمد کے تصور کو مابعد الطبیعیاتی سطح کا نظریہ قرار دیا ہے۔

مشرق سلیم احمد کی ایک طویل نظم ہے جس میں مغربی فکر کے زیر اثر مسلم معاشروں میں اقدار کی شکست وریخت اور علامتوں کی تبدیلی کو بیان کیا گیا ہے۔

[۲۲] معرکہ مذہب وسائنس ترجمہ مولانا ظفر علی خان

[۲۳] سائنس اور مذہب، عبدالباری ندوی

[۲۴] صدق اور صدق جدید، مولانا ماجد درآبادی کے تمام رسالے، ہر رسالے میں کوئی نہ کوئی نکتہ مل جاتا ہے جس سے مغربی فکر وفلسفے کی تردید ہوتی ہے۔

محمد حسن عسکری کے مندرجہ ذیل مضامین وانٹرویو وغیرہ کا مطالعہ کیا جائے۔

[ا] مذہبی شاعری، یہ گفتگو لفظ میں شائع ہوئی تھی۔

[ب] محراب اور سات رنگ میں عسکری صاحب کے شائع شدہ مضامین

[پ] محسن کاکوروی کی نعت، [ت] پیروی مغرب کا انجام [ٹ] اردو کی ادبی روایت کیا ہے [ث] بارے آموں کا کچھ بیان ہو جائے [ج] جزیرے کا دیباچہ [چ] روح کی تلاش [ح] ادب میں اخلاقی مطابقت، ہمارا ادبی شعور اور مسلمان، اسلامی فن تعمیر کی روح، مغرب میں مسلمانوں کے تبلیغی دخود، مکاتیب عسکری مرتبہ شیما مجید، مضامین عسکری شیما مجید، مشرق ومغرب کی آویزش اردو ادب میں۔ شب خون میں احمد جاوید اور آصف فرخی کا مکالمہ نیز شب خون البلاغ میں عسکری کے مضامین

[۲۵] ایم ایم شریف A History of Muslim Philosophy

[۲۶] حافظ محمد موسیٰ بھٹو صاحب کی مرتب کردہ درج ذیل کتابیں:
عالم اسلام دجالی تہذیب کی زد میں، عبدالماجد درآبادی
ملت اسلامیہ اور عصر حاضر کے تقاضے، عبدالماجد درآبادی
اسلام مسلمان اور تہذیب جدید، عبدالماجد درآبادی
بیسویں صدی کے اسلامیت کے ممتاز شارحین، محمد موسیٰ بھٹو
تعلیمات مجدد الف ثانیؒ، محمد موسیٰ بھٹو
حافظ محمد موسیٰ بھٹو ماہنامہ بیداری بھی شائع کرتے ہیں۔ یہ رسالہ مختلف النوع مضامین کا گل دستہ ہے۔ اس میں مغرب، فکر مغرب فلسفہ مغرب پر شائع شدہ مضامین کتب تقاریر کا خوبصورت انتخاب پیش کیا جاتا ہے۔ [بعض مضامین جدیدیت کی تائید بھی کرتے ہیں کیونکہ مضمون نگار علماء اور مفکر مغربی فکر و فلسفے سے واقف نہیں ہوتے لہٰذا سادہ لوحی کے باعث اخلاص سے مغرب اور جدیدیت کے بعض مظاہر کی اسلامی توثیق کر دیتے ہیں۔ لیکن ایسا شاذ ہوتا ہے]

[۲۷] سرسید اور حالی کا نظریۂ فطرت۔ از ڈاکٹر ظفر الحسن، یہ کتاب بتاتی ہے کہ برعظیم پاک و ہند میں سرسید احمد خان اور مولانا حالی نے کس طرح مغربی تہذیب کی اصطلاح Nature کو غلط سمجھا اور اس کا اطلاق ادب کیا اسلام پر بھی کر ڈالا جس کے تباہ کن فکری نتائج برآمد ہوئے۔ یہ کتاب بتاتی ہے کہ لفظ ''نیچر'' عیسائی، ہندو، جدید مغربی تہذیب اور اسلامی تہذیب میں کن کن معنوں میں استعمال ہوا اور ان معنوں کے درمیان کیا فرق ہے؟ اس موضوع پر اس سے زیادہ اچھی کتاب شاید ہی کبھی لکھی گئی ہو۔

[۲۸] [ا] افکار سرسید۔ [ب] حیات سرسید، [ج] نقش سرسید۔ از ضیاء الدین لاہوری یہ کتابیں ضیاء الدین لاہوری صاحب کی چالیس سالہ تحقیقی کاوشوں کا حاصل ہے ان کتابوں میں مصنف نے موضوعات کے اعتبار سے سرسید کی فکر کو ان کی اصل تحریروں سے اقتباسات کی صورت میں جمع کر دیا ہے اور اس کتاب میں سرسید کی فکر کا ست سمٹ آیا ہے۔ واضح رہے کہ برعظیم پاک و ہند میں جدیدیت کے بانی سرسید ہیں [گو کہ اس کا آغاز کرامت علی جونپوری سے ہوا] لہٰذا سرسید کی فکر کو اس کے سیاق وسباق بلکہ سرسید کے اصل الفاظ میں پڑھنا نہایت ضروری ہے۔ سرسید کے اثرات کا اپنے عہد کے بڑے بڑے لوگوں پر اثر تھا۔ شبلیؒ، ابوالکلامؒ، اقبالؒ تک سرسید کے اثرات سے بچ نہ سکے اور ان کے افکار میں جدیدیت کا زہر سرسید کی تعلیمات کا اثر ہے۔ اس وقت سرسید کی تمام تحریریں ان بزرگوں کے سامنے نہیں تھیں، خصوصاً سرسید کا وہ خط جس میں وہ قرآن کو کلام اللہ نہیں بلکہ کلام رسول اللہ قرار دیتے ہیں، یہ جرأت اسلامی تاریخ میں خوارج معتزلہ اور کسی گمراہ فرقے کو بھی نہ ہوئی۔ اگر یہ خط ان اکابرین کے سامنے ہوتا تو وہ سرسید کو رد کر دیتے۔

[۲۹] ایران سے شائع ہونے والا رسالہ [Echo of Islam [Thought سہ ماہی، مدیر محمد سلیمی

[30] The decline of the west by OSWALD SPENGLER

مغربی تہذیب کے بارے میں اس کتاب کا شمار مغربی ادب کے کلاسک میں ہوتا ہے۔ یہ کتاب پہلی جنگ عظیم سے قبل لکھی گئی تھی مگر شائع ۱۹۲۶ء میں ہوئی۔ یہ کتاب مغربی تہذیب کی بنیادوں، کلاسکی یونانی فکر اور

مغربی تہذیب کے مرحلہ بہ مرحلہ زوال کو بیان کرتی ہے۔اسے پڑھے بغیر مغربی فکر کے بحران کا اندازہ دشوار ہے۔ اس کا ترجمہ زوال مغرب کے نام سے اکادمی ادبیات شائع کر چکی ہے۔

[۳۱] رینے گینوں کی تین اہم کتابیں:

[A] The Reign of the quntity, [B]Crisis of the Modern World, [C] East and West

رینے اسلام لانے کے بعد شیخ عبدالواحد عیسیٰ کہلائے۔ان کی کتابوں کا مطالعہ کرنے سے قبل رینے کے فکر کا جائزہ جریدہ ۳۵ میں ملاحظہ کیجیے کیونکہ روایت کا مکتبہ فکر وحدت ادیان کی گمراہی کا مبلغ ہے۔احمد جاوید اور تحسین فراقی نے لاہور میں مارٹن لنگز سے براہ راست پوچھا کہ آپ روایت کی جو بات کرتے ہیں تو کیا اس کا مطلب یہی ہے کہ تمام مذاہب برحق ہیں اور کوئی الحق نہیں تو مارٹن لنگز نے برجستہ جواب دیا جی ہاں آپ بالکل درست سمجھے ہیں۔[یہ روایت تحسین فراقی صاحب نے سید خالد جامعی سے خود بیان کی] رینے کے معاصر آنند کمار

[۳۲] سوامی کی دو کتابیں:

[A] Figure of Speech OR Figure of thought,

[B] What is civilization

دوسری کتاب بتاتی ہے کہ مذہبی تہذیبوں میں لفظ تہذیب کے کیا معنی رہے ہیں اور جدید مغربی تہذیب اسے کس مفہوم میں استعمال کرتی ہے۔پہلی کتاب ثابت کرتی ہے کہ جدید مغربی فکر آرٹ اور تخلیق کے تصور کو پست سے پست تر کر کے اس سطح پر لے آتی ہے جہاں انسان، حیوان اور پودوں میں کوئی فرق نہیں رہا۔

[۳۳] شواں کی درج ذیل کتابیں: شواں کا تعلق بھی روایت کے گمراہ مکتب فکر سے ہے۔

[A] *DIMENSIONS OF ISLAM.*

[B] *TO HAVE A CENTER.*

[C] FORGOTTEN TRUTH

فکر مغرب کو سمجھنے کے لیے درج ذیل کتب کا مطالعہ لازمی ہے۔

[1]	Judaism and Rise of Capitalism	ZAMBAT
[2]	Sources of Self	Charles Taylor
[3]	I & Thou	Martin Boober
[4]	Being and Nothingnes	Sarter
[5]	Capitalism Shezophrenic life style	Dlues
	Anti Edipus [Volume I]	
	Anti Platious [Volume II]	
[6]	Madness & Civilization	Focualt
[7]	Dicipline and punishment	Focualt
[8]	History of Sexuality [Three Volume]	Focualt

[9] The Archiology of Knowledge — Focualt

[10] The Birth of Clinic — Focualt

[11] Contigency Irony and solidrity — Richard Rorty

[12] Achieving our country Rorty — Richard Rorty

[13] Objectivity Vol. I & II — Richard Rorty

[14] Post Structurallism and Post modernism — Madhan Surup

[15] Enlighment wake — John Gray.

[16] History of Muslim thought — Majid Fakhri

[17] Philosophy and Islam — M. Watt

[18] Islam. — A. R Gibbs

[19] Platuo, — A.E. Taijlor

[20] An introduction of Greek throghts — Guttehery

[21] An introduction of Greek thoughts — STAC

[22] The Classics of westren philosophy [one volume.]

[23] Being & Existence

Broke کی اس کتاب کا دیباچہ ہائیڈیگر نے لکھا ہے، یہ کتاب Being & Time کی شرح ہے اور اتنی عمدہ شرح کہ ہائیڈیگر نے دیباچے میں لکھا کہ میرے خیال کے قریب کتاب ہے،

[24] History of Political Phiolosphy — Leo Strouss

[25] The Readings of Social Sciences — Luvis Martin

[۴۵] فکر و فلسفہ و تہذیب مغرب کا رعب عموماً سائنس و ٹیکنالوجی کے ذریعے بٹھایا جاتا ہے جدیدیت پسند علماء تقی عثمانی، یوسف قرضاوی، جاوید غامدی، وحید الدین خان، ذاکر نائک، شہاب الدین ندوی، ڈاکٹر کرمانی، ضیاء الدین سردار، محمود احمد غازی، زاہد الراشدی مصر میں وسطانیہ مکتب فکر جوا خوان کے سابق لوگوں پر مشتمل ہے وغیرہ مغرب کی سائنس و ٹیکنالوجی سے بے حد مرعوب ہیں اور اس کا کوئی متبادل نہیں پاتے سوائے اس کے کہ عالم اسلام کسی بھی طریقے سے مغرب کی اس ترقی کو حاصل کرے ان مفکرین کو سائنس و ٹیکنالوجی کے مباحث سے متعلق درج ذیل کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیے تا کہ ان کا خلجان دور ہو سکے اور امت ان کے افکار کی اڑائی گئی گرد سے باہر نکل سکے۔ یہ کتابیں ان لوگوں کے لیے بھی مفید ہیں جو ابھی تک سائنس اور ٹیکنالوجی کے سحر سے باہر نہ آ سکے اور امت مسلمہ کی نجات فلاح فوز کا تصور سائنس کے بغیر کرنے سے عاجز ہیں۔ جن کتابوں پر ''صحیح'' کا نشان لگا ہے یہ آسان ترین کتابیں ہیں مدارس عربیہ کے طلباء اور علماء کے لیے ان کتابوں کا مطالعہ بہت سے اشکالات دور کر دے گا اور مغرب کے مقابلے میں انھیں اعتماد و یقین عطا کرے گا۔ اس دور کا المیہ یہ ہے کہ ہم مغرب کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں تو اعتماد و یقین کی دولت سے محرومی بھی ہمارے ساتھ

ہوتی ہے۔ہم اندر سے خائف ہیں اور اپنے خوف کو صرف خطابت سے چھپاتے ہیں، ہمیں یقین کی ضرورت ہے۔ایسا پختہ یقین جو اس ایمان سے پھوٹے کہ مغرب باطل ہے، اسلام الحق ہے اس کے بعد یقین کی علمی بنیادیں تلاش کی جائیں لیکن یقین علم سے مشروط نہیں ایمان سے مشروط ہے۔

1. Discourse on Method and the Meditations by Rene Descartes, translated by F. E. Sutcliffe
2. Crises of European Sciences by Edward Husserl. Mathematical Principles of Natural Philosophy.
3. Science A History, by John Gribbin
4. Newton to Einstein by Ralph Baicelain.
5. A History of Science by William Dampier
6. Galileo at Work by Stillman Drake
7. Issac Newton by Rupert Hall
8. Nicholas Copernicus by Josef Rednicbi.
9. The Scientific Work of Rene Descartes by J. F. Scott.
10. The Scientific Revolution by Steven Shapin
11. Science and the Modern World by A. N. Whitehead
12. Foresight and understanding by Stephen Toulmin
13. Philosophy of Science by Alexendar Bird
14. What is this thing called science by A. F. Chalmer
15. Between Science and Metaphysics by S. Amsterdamski
16. Belief, Truth and Knowledge by D. M. Armstrong
17. Truth and Logic by A. J Ayer
18. Two Paradigms of Scientific Knowledge by D. Bloor
19. The Natural Philosophy of Galileo by Maurice Clavelin
20. Feyerabends Discourse against Method by J. Curfhoys and W. Suchting
21. On Scientific Method by J. J. Daires
22. How to defend Society against science by P. K. Fayerabend
23. Two New Sciences by Galileo Galilei
24. Philosophy of Natural Science by C. G. Hampel
25. Treatise on Human Nature by D. Hume.

26. Metaphysics and Measurement by A. Koyre
27. The structure of Scientific Revolution by T. Kohn.
28. Proofs and Refutation by Z. Lakatos
29. The logic of Scientific Discovery by Karl Popper.
30. Science and Subjectivity by Israel Scheffler

[۳۳] جمال پانی پتی کی کتاب ''جدیدیت کی ابلیسیت''

[۳۴] ادبی رسالے ''مکالمہ'' کے متفرق شمارے جن میں جدیدیت پر جمال پانی پتی اور دیگر مفکرین کے قیمتی مضامین مل جاتے ہیں۔ ''مکالمہ'' جناب مبین مرزا کی زیرادارت شائع ہوتا ہے اور جدیدیت کا سخت ناقد لیکن نہایت علمی و تحقیقی و ادبی رسالہ ہے۔

[۳۵] ضمیر علی بدایونی ''جدیدیت اور پس جدیدیت''۔

[۳۶] جریدہ ''روایت و تہذیب'' اور جریدہ ''روایت'' کے چھ شمارے۔ جو سہیل عمر اور سراج منیر کی زیر ادارت شائع ہوئے ان میں بعض مضامین نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔

[۳۷] جریدہ ''اعلام'' لاہور شمارہ ۳ جس میں محمد حسن عسکری کی کتاب مغربی فکر کی گمرائیوں کا خاکہ پر جناب ڈاکٹر ساجد علی نے ''محمد حسن عسکری کا تصور روایت و مابعد الطبیعات'' کے نام سے نہایت عالمانہ نقد کیا ہے۔

[۳۸] ماہنامہ فنون میں محمد عسکری کی کتاب ''جدیدیت'' اور اس کے متعلقات پر محمد ارشاد کے ناقدانہ مضامین بھی اہمیت کے حامل ہیں۔

مغربی مصنفین و مفکرین کی درج ذیل کتابیں:

[24] *BEYOND THE POSTMODERN MIND* BY HUSTO SMITH.

[25] *THE RISE AND FALL OF THE GREAT POWERS*. BY PAUL KENNEDY.

[26] *THE END OF THE HISTORY AND THE LAST MAN* BY FUKUYAMA.

[27] *THE WORLD IN COLLISION EDITED* BY KEN BOOTH AND TIM DUNNE.

[28] *HOLY WAR* BY KAREN ARMS STRONG.

[29] *THE ANATOMY OF HUMAN DESTRUCTIVENESS* BY ERIC FROMM.

[30] MUSLIMS AND THE WEST. EDITORS ANSARI ZAFFER ISHAQ AND JOHAN ESPOSITO.

غرب زدگی [فارسی] جلال الاحمد تہران۔ انقلاب ایران کے زمانے کی مقبول ترین کتاب

[۳۹] ڈاکٹر علی محمد رضوی کا ایم فل کا مقالہ

[1] Focault on Freedom [2] Methodology underlying Imam Ghazali's

critique of Greek Philospahy.

[مطبوعہ جریدہ ۲۹]

[۴۰] ڈاکٹر عبدالوہاب سوری کا پی ایچ ڈی مقالہ Philosophical analysis of Rawl's Theory of Justice.[مطبوعہ جریدہ ۳۴]

[۴۱] الدکتور محمد البہی کی کتاب الفکر الاسلامی الحدیث وصلتُه بالا ستعمار الغربی

[۴۲] شاہنواز فاروقی کے کالموں کا مجموعہ ''کاغذ کے سپاہی'' اور ایم اے کے لئے لکھا گیا تحقیقی مقالہ ''سلیم احمد'' مغربی فکر و فلسفے کے بہت سے پہلوؤں کو بے نقاب کرتا ہے ''سلیم احمد'' والے مقالے میں تہذیب مغرب کی کشمکش سے ابھرنے والے بے شمار سوالات پر غور و فکر کا موقع میسر آتا ہے۔

[۴۳] مفتی طرابلس الشیخ ندیم الجسر کی کتاب قصة الایمان بین الفلسفه و العلم القرآن.

[۴۴] ہائیڈیگر کی درج ذیل کتابیں:

[1] Being & Time [2] Question Concerning Technology.

[۵۸] اسلام پیغمبر اسلام اور مستشرقین مغرب کا انداز فکر، ڈاکٹر عبدالقادر جیلانی

[۵۹] ارکان اربعہ، ابوالحسن علی ندوی، تبلیغ ودعوت کا معجزانہ اسلوب، ابوالحسن علی ندوی

[۶۰] دائرۃ المعارف الاسلامیہ جامعہ پنجاب اس انسائیکلو پیڈیا میں مسلم فلاسفہ اور ان کے افکار و نظریات کے سلسلے میں اہم معلومات مل جاتی ہیں۔

[۶۱] معتزلہ کی تاریخ زہدی حسن جاراللہ پیش لفظ الفرڈ گیوم

[۶۲] الملل والنحل، ابن حزم اندلسی، ترجمہ عبداللہ العمادی

[۶۳] الملل شہرستانی ترجمہ پروفیسر علی محسن صدیقی

[۶۴] الفرق بین الفرق عبدالقاہر بغدادی

[۶۵] العقل والنقل۔علامہ شبیر احمد عثمانی

[۶۶] قرآن حکیم کے تراجم وتفاسیر اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلویؒ، شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ حاشیہ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ، پیر کرم شاہ ازہریؒ، عبدالماجدؒ دریا آبادی [اردو انگریزی]، احسن البیان، حافظ صلاح الدین یوسف، ترجمہ قرآن وحواشی، فتح محمد جالندھریؒ، شاہ عبدالقادرؒ، ابوالجلال ندویؒ، جو سیٹھ محمد یعقوب کے نام سے شائع ہوا۔

[۶۷] ٹونی کی کتاب Religion and Rise of Capitalism

[۶۸] میکس ویبر Capitalism and Protestant Ethics

[۶۹] بیرنگٹن مور Social Organs of Dictatorship and Democracy Lord and Peasent in the Making of Modren World.

[۷۰] رکسانہ لیوبن Enemy in the mirror

[۷۱] ڈاکٹر ڈیوڈ میکے Critique of Modreneity

[۷۲] جرگین ہیبر ماس The Philosophical Discourse of Modernity

[۷۳] مغربی فکر و فلسفے کے التہاب والحاد سے پیدا ہونے والے اضطراب نے عالم اسلام کے مفکرین کو کس طرح متاثر کیا اور بڑے بڑے علماء وفضلاء کس طرح جدیدیت میں ڈوب گئے اور مغرب کی چکا چوند میں بہہ گئے۔ اس کا جائزہ بھی ضروری ہے اس سلسلے میں نیاز فتح پوری، علامہ مشرقی، غلام احمد پرویز، سرسید احمد خان، غلام جیلانی برق کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے، جس سے مغربی یلغار کے اثرات کا اندازہ ہوگا۔ مغرب سے علمی سطح پر متاثر ہونے والے افراد کے تشکک اور تذبذب کا گہرا جائزہ لینے کے لیے علامہ اقبالؒ، احمد سعید اکبر آبادی، ڈاکٹر فضل الرحمٰن [سابق سربراہ ادارہ تحقیقات اسلامی] اور ڈاکٹر منظور احمد [ریکٹر اسلامی یونیورسٹی] کی کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے۔

اس مطالعے کے دوران یہ واضح ہوجائے گا کہ ڈاکٹر فضل الرحمٰن، ڈاکٹر منظور احمد، غلام احمد پرویز اور بیسویں صدی کے نصف آخر کے تمام متجد دین اور جدیدیت پسند علماء کی فکر علامہ اقبالؒ کے خطبات کے اعادہ سے زیادہ نہیں ہے اور خطبات کی تشکیک پر اپنے فکر و نظر کی عمارت تعمیر کرنا ان تمام جدیدیت پسندوں کا طرہ امتیاز ہے۔ حتیٰ کہ طبقہ علماء سے راسخ العقیدہ عالم مفتی تقی عثمانی کی کتاب ''اسلام اور جدت پسندی'' بھی اقبال کی جدیدیت کی سطح سے بلند نہ ہوسکی، بلکہ علمی اعتبار سے یہ کتاب اقبال کے مقابلے میں نہایت کمتر بلکہ ساقط الاعتبار کتاب ہے کیونکہ جدت پسندی کے جواز کے لیے جو طفلانہ دلائل اس کتاب میں دیئے گئے ہیں وہ کسی تعلیم یافتہ ذہن کو ایک خاص حد تک متاثر کرنے کی اہلیت بھی نہیں رکھتے جب کہ اقبال جدید تعلیم یافتہ ذہن کو ایک خاص حد تک متاثر کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں اور اس اہلیت کی اصل وجہ ملت اسلامیہ کی تاریخ میں ان کا وہ مقام ہے جو محض شاعری نے متعین کیا ہے تقی عثمانی کی کتاب کا مقصد جدید فکر و سائنس کی مدد سے مذہب کا جواز مہیا کرنا ہے۔ اس کتاب کا منہاج اس اصول پر ہے کہ ہر زمانے کے عقلی طور طریقے اس زمانے میں عالمگیر صداقت کے حامل سمجھے جاتے ہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ انھیں جدیدیت ماڈرن ازم کے معنی معلوم نہیں انھوں نے مغربی اصطلاح کا اردو ترجمہ کرلیا اور اس کی تاریخ وفلسفہ کو پڑھے بغیر ماڈرن ازم کا اسلامی جواز بھی پیش کردیا اسی لیے فلسفہ مغرب کا مطالعہ علماء کے لیے لازمی ہے۔ یہ کتاب عقلی طور پر عصر حاضر میں پیدا ہونے والے مسائل کو مذہب کے دائرے میں حل کرنیکا دعویٰ کرتی ہے اور اس عمل کے دوران یہ بھول جاتی ہے کہ دین اور اس کی تمام روایات دور از کار تاویلات کے نتیجے میں جدیدیت کی بھول بھلیوں میں نہ صرف گم ہوجاتی ہیں بلکہ اس طرح تحلیل ہوتی ہیں کہ اگلی نسل میں ان کا سراغ بھی نہیں ملتا۔ مفتی عبدہٗ کے شاگرد رشید رضا کی وہ تحریریں پڑھ لی جائیں جو طٰہٰ حسین جیسے بے شمار عبدہ کے شاگردوں کے الحاد کے ردعمل میں لکھی گئیں۔

اس ضمن میں علامہ اقبال کے خطبات تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ جاوید غامدی کی اسلام کیا ہے جو ان کے شاگرد ڈاکٹر محمد فاروق خان کے نام سے شائع ہوئی ہے، کا مطالعہ ضروری ہے۔ [ڈاکٹر منظور احمد اور ڈاکٹر جاوید اقبال ان جدیدیت پسند دانشوروں میں شامل ہیں جو نہ عربی جانتے ہیں نہ فارسی ان کے علمی افلاس کا عالم یہ ہے کہ ان کی کتابوں میں کسی عربی فارسی کتاب کا حوالہ نہیں ملتا، مگر دین پر اعتراضات میں یہ لوگ نہایت جری ہیں۔] اس سلسلے میں چند اہم معروضات درج ذیل ہیں:

بانگ درا کا پہلا مکمل ترجمہ ڈاکٹر ایم اے کے خلیل نے Call of the Marching Bell کے نام سے کیا۔ اس ترجمے پر جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال نے دیباچہ لکھا اور تحسین ان الفاظ میں کی:

This translation and commentary bridges this long felt gap. The book contains very useful background information on "Allama Iqbal and Islam in Chapter 1-3. Similarly, Appendices I and II provide concise though comprehensive, information on all the luminaries of Islam and other prominent personalities and concepts mentioned in this book. As the knowledge of Islam, Islamic history and world history from the Muslim perspective is a pre-requisite for proper comprehension of "Allama Iqbal's works this need has been fully satisfied in the above portions of the book and in "Introductions" and "Explanatory Notes" of individual poems. The author has rendered valuable service to Islam and to Iqbal studies by enabling the English knowing admirers of Allamah Iqbal to understand him. The organization of the book has greatly enhanced the literary beauty and usefulness of Bang-i-Dara. The book fulfills a great need of the time. Usually such translations and commentaries are produced by scholars of literature, philosophy and mysticism. This book has an added dimension of being enriched by the author's interjection of the concepts of physical and biological sciences at appropriate places to explain mystic thought. The book will go a long way in opening the doors of "Allamah Iqbal's thought to the reader. For the above reasons, the above benefits of the book will equally extend to those who know Urdu and Persian. The author deserves congratulations for the successful accomplishment of his objectives, I recommend it strongly to all those who want to benefit from the wisdom of "Allamah Iqbal." [Page No.5 from preface of "Call of the Marching Bell"]

کتاب کی تقریب رونمائی ہوئی تو ڈاکٹر تحسین فراقی نے ترجمے کے بخیے ادھیڑ دیے اور اسے عبرتناک ترجمے کے ساتھ ساتھ دفتر بے معنی قرار دیا۔ نہ صرف ترجمہ بلکہ حاشیوں میں مترجم نے جو غلط سلط معلومات مہیا کی ہیں تحسین فراقی نے ان معلومات کا پردہ بھی نہایت سفا کی اور شگفتگی سے چاک کیا ہے۔ ڈاکٹر جاوید اقبال تقریب کی صدارت فرما رہے تھے اور خجالت ان کے چہرے سے عیاں تھی۔ فرزند اقبال، اقبال کی شاعری کے ترجمے کو پرکھنے سے قاصر رہے اور اغلاط کے اس دفتر کو اقبال شناسی کے لیے سنگ میل قرار دیا۔ وجہ صرف یہ ہے کہ فرزند

اقبال فارسی زبان سے ناواقف ہیں۔ وہ اقبال کے پیغام اور زبان سے بھی واقف نہیں، وہ ترجمے کی نزاکتوں کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ وہ عربی زبان سے بھی ناواقف ہیں۔ انھوں نے خود نوشت ''اپنا گریباں چاک میں'' یہ جملہ لکھا ہے کہ والد محترم کا جنازہ خراماں خراماں آرہا تھا، اردو، عربی اور فارسی پر اس عبور کے باوجود وہ کلام اقبال اور فکر اقبال کے ساتھ ساتھ اسلام کے شارح اور مجتہد مذہب کہلانے پر مصر بھی ہیں، ان کی پہلی تصنیف Ideology of Pakistan and its Implementation فیلڈ مارشل ایوب خان کی خواہش پر تحریر کی گئی۔ اس کتاب میں عربی اور فارسی کی کسی کتاب کا حوالہ نہیں تھا۔ Freeland Abbot نے اپنی کتاب Islam and Pakistan میں اس کتاب کی علمی وقعت پر گہرا نقد کیا ہے۔ ایبٹ نے اپنی کتاب میں خواجہ عبدالوحید کے روزنامہ الاسلام کراچی میں شائع شدہ نقد کا حوالہ بھی دیا ہے۔ ایبٹ کے الفاظ میں:

Javid Iqbal's book, in response to Ayub Khan's request, is really a commentary on his father's writings, although it is written from a background of law and politics rather than from one of poetry and philosophy. It has been harshly criticized by the traditionalists, who point out that in the entire book he "does not quote any Arabic or Persian authority of which he has a first-hand knowledge." "God knows," one reviewer wrote, "where our Intelligentsia learnt to dabble in subjects which they have never studied ...... But our Intelligentsia are ever ready to speak out with authority on any and every subject. A writer on the Law of Islam should be fully conversant with the legal literature of Islam which, unfortunately for our Intelligentsia, is enshrined in books written in Arabic, Persian and Urdu while English is the only language our Intelligentsia, are interested in." The revolt against discipline seems also to involve not so much a revolt against but a changed attitude toward some of the traditional languages in which Muslim religious literature has been expressed. In a world in which commercial and industrial activity becomes increasingly important, so too, do the languages of that activity. In non-Arabic lands the Arabic language is going the way of medieval Latin because youth prefer a different second language and, except for the linguistically gifted, there is not enough time to master a third language.

This poses a problem on which the traditionalists and the modernists can never meet, for if Islam cannot really be understood

except by those who have mastered Arabic, then a gulf will always exist between the rulers of the State and the interpreters of the faith - a distinction that theoretically, at least, is inconceivable in Islam. [Page 218-219]

عالم اسلام کا المیہ یہ ہے کہ علامہ اقبالؒ سے لے کر جسٹس جاوید اقبال اور ڈاکٹر منظور احمد تک ایک بھی جدیدیت پسند مفکر نہ اسلامی علوم پر عبور رکھتا ہے نہ عربی زبان سے گہری واقفیت، لیکن سب کو اجتہاد کا لپکا ہے۔

[۷۴] ڈاکٹر منظور احمد کی ''اقبال شناسی''، اسلام چند فکری مسائل۔

[۷۵] نیاز فتح پوری کی خدا اور تصور خدا[یہ نگار کا خدا نمبر ہے جو سرقہ کیا گیا تھا اس سرقے کی تفصیل ماہنامہ الدعوۃ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے شمارہ ۱۲، جلد پانچ میں ملاحظہ کیجیے]

[۷۶] مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ، من ویزداں۔ یہ کتابیں ڈاکٹر منظور احمد کے الحادی منہاج میں نہایت اہمیت کی حامل ہیں اور ڈاکٹر صاحب نے ایک خطبے میں ان کتابوں کو جدید فکر اسلامی کی تشکیل میں اہم مقام دیا ہے۔

[۷۷] عورتوں کے امتیازی مسائل اور قوانین حکمتیں اور قواعد، حافظ صلاح الدین یوسف

[۷۸] فکریات، ترجمہ وترتیب تحسین فراقی

[۷۹] مسلمان اور مغربی تعلیم پاک وہند میں، پروفیسر سید محمد سلیم

[۹۰] مغربی فلسفہ تعلیم کا تنقیدی مطالعہ، پروفیسر سید محمد سلیم

[۹۱] برصغیر پاک وہند میں غیر ملکی زبانوں کے ماہر علماء، پروفیسر سید محمد سلیم

[۹۲] اسلام اور جدید ذہن کے شبہات، سید قطب

ڈیکارٹ سے لے کر عہد حاضر کے عظیم فلسفی ڈیلوز تک اہم فلاسفہ کی کتابیں جس کے بغیر مغرب کا کلی ادراک محال ہے۔

[93] Baruch spinoza: ETHICS

[1] Gottoried Wilhelm von Leibnize: [2] DISCOURSE ON METAPHYSICS [3] MORADOLOGY

[94] جان لاک [John Lock]

[1] AN ESSAY CONCERNING HUMAN UNDERSTANDING [3] A LETTER CONCERNING TOLERATION [3] CONCERNING CIVIL GOVERNMENT.

[95] George Berkeley کی کتاب

THE PRINCIPLES OF HMAN KNOWLEDGE.

[96] David Hume

[1] AN INQUIRY CONCERNING HUMAN UNDERSTANDING

[2]DIALOGUES CONCERING NATURAL RELIGION.

[97] Immauel Kant:

[1] CRITIQUE OF PURE REASON [2]CRITIQUE OF PRACTICAL REASON [3] CRITIQUE OF JUDGMENT [4]GROUNDWORK OF THE METAPHYSICS OF MORALS [5]WHAT IS ENLIGHTENMENT

[98] George Fridrich Hegel

[1] PHILOSOPHY OF RIGHT [2] PHILOSOPHY OF HISTORY [3]PHENOMENOLOGY OF MIND

Karl Mar Das capital (4 vols)

[99] Friedrlch Nietzsche:

[1] THE BIRTH OF TRAGEDY [2] UNTIMELY MEDITATIONS [3] THUS SPAKE ZERATHUSTRA [4] THE GENEALOGY OF MORALS [5] BEYOND GOOD AND EVIL.

[100] Ayer, Alfred Jules: Language, Truth and Logic.

Derrida, Jacques

[1] OF GRAMMATOLOGY. [2] WRITING AND DIFFERENCE. [3]MARGINS OF PHILOSOPHY.

[101] Dewey, John

[1] RECONSTRUCTION IN PHILOSOPHY. [2] THEORY OF VALUATION. [3] HUMAN NATURE AND CONDUCT.

[102] Dilthey, Wilhelm: *INTRODUCTION TO THE HUMAN SCIENCES.*

[103] Foucault, Michel

[1] MADNESS AND CIVILIZATION [2] THE ORDER OF THINGS [3] THE ARCHAEOLOGY OF KNOWLEDGE [4] DISCIPLINE AND PUNISHMENT

[104] Gadamer,Hans, George: *[1] TRUTH AND METHOD.*

Habermas, Jurgen

[1] THE PHILOSOPHICAL DISCOURSE OF MODERNITY [2]THE THEORY OF COMMUNICATIVE ACTION (2 VOLS)

[105] Heideger, Martin

[1] BEING AND TIME [2] QUESTION CONCERNING TECHNOLOGY.

[106] Husserl, Edmun *[1] LOGICAL INVESTIGATIONS*

James, William

[1] THE VARIETIES OF RELIGIOUS EXPERIENCE [2]PRAGMATISM

[107] Peirce, Charles: *[1] SOME CONSEQUENCES OF FOUR CAPACITIES.*

[108] Popper, Karl

[1] OBJECTIVE KNOWLEDGE [2] THE OPEN SOCIETY AND ITS ENEMIES

[109] Rawls, John

[1] A THEORY OF JUSTICE. [2] POLITICAL LIBERALISM

[110] Ricoeur Paul

[1] HISTORY AND TRUTH [2] THE CONFLICT OF INTERPRETATION [3] THE ROLE OF METAPHOR.

[111] Rorty, Richard

[1] CONTINGENCY, IRONY AND SOLIDARITY [2]OBJECTIVITY, RELATIVISM AND TRUTH

[112] Wittgensteien, Ludwigl

[1] PHILOSOPHICAL INVESTIGATION

[113] Gilles Deleuze and Felix Guttari

[1] ANTI OEDIPUS [2] THOUSAND PLATEOUS [3] WHAT IS PHILOSOPHY.

[۱۱۴] درج ذیل مطبوعات کا مطالعہ بھی سودمند رہے گا۔

جریدہ ۲۲	مرتبہ	شعبہ تصنیف وتالیف وترجمہ، جامعہ کراچی
جریدہ ۲۳	″	″
جریدہ ۲۴	″	″
جریدہ ۲۵	″	″
جریدہ ۲۸	″	″
جریدہ ۲۹	″	″

جریدہ۳۰	〃	〃
جریدہ۳۲	〃	〃
جریدہ۳۳	〃	〃
جریدہ۳۴	〃	〃
جریدہ۳۵	〃	〃
جریدہ۳۶	〃	〃

[۱۱۵] ماہنامہ ساحل کراچی کا خاص موضوع مغربی تہذیب فلسفہ تاریخ کا ناقدانہ جائزہ ہے اس کی تمام فائلیں سودمند رہیں گی۔

[۱۱۶] مغربی فکر و فلسفے سے متعلق تعارفی مباحث، مغربی فلسفیوں کے تعارف، مغربی فلسفہ پر سرسری نقد کے لیے درج ذیل ویب سائٹس کا مطالعہ مفید رہے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ عالم اسلام میں اٹھنے والے عصری فتنوں، متجددین کے افکار، راسخ العقیدہ علماء کے الحادی افکار سے واقفیت کے لیے بھی درج ذیل ویب سائٹس سے قیمتی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

فلسفه[فارسی]	www.falsafeh.com
فلُ سفه [فارسی]	fallosafah.org
حلقه [فارسی]	www.halgheh.com
عربی /انجلیزی	www.muslimphilosophy.com
عربی	www.alwaraq.net
	plato.stanford.edu
المدونة الفلسفية [عربی]	www.enashir.com/blogs/tarik
مؤسسة جزور التقافة	www.jozoor.net
الكتب العظام[انجلیزی]	books.mirror.org
	www.magiran.com
	www.hupaa.com
فيه بعض النقديات[عربی]	www.arabworldboks.com/articles
[عربی]	www.nizwa.com
[عربی]	www.caricadonya.com
على الفلاسفة القربيس[فارسی]	www.peykarandeesh.org/article
زواج الميسار	
عالم بلامشكلات[زواج الميسار]	www.noo-problems.com
القضايا والمشكلات العامة والخاصة۔قضايا	
عامة۔تحقيقات ومؤلفات اجتماعية ،	

مرکزالابحاث، زواج المیسار

لحظة www.lahdah.com

منتديات شاعرنا www.khaled-alfaisal.com

منتديات الاقير خالدالفيصل - الاقسام العامة - المنتدى العام والرائى والرای الاخر - الميسار والانحلال الأسري [قاره فيه الكاتب بين المتعه والميسار وبين الزواج العرفي] اس ویب سائٹ پر جامعہ ازہر کے جدیدیت پسند علماء کا جواز زنا بہ عنوان "نکاح عرفی" متعہ اور جدیدیت پسند علماء یوسف قرضاوی وغیرہ کے تازہ الحادو کفر زواج المیسار کا تقابلی مطالعہ پیش کیا گیا ہے

مجلة الفرحة. الصفحة الرئيسة www.osraty.com

مواقعنا. الفرة. نصائح زوجية. زواج الميسار والخلع

pless.arabandalucia.com

زواج الميسار ۳۰۰ طبيب و ممرضة

سعوديه يطلبن زواج

الميسار هو عبارة عد دعارة رسمية

المطالب العامة google

زواج المسيار www.sunna.org

شیخ یوسف القرضاوی کے ملحدانہ افکار کا رد اور اس کے دلائل ویب پر میسر ہیں۔

www.shahnawazfarooqui.com

اس ویب سائٹ پر شاہنواز فاروقی صاحب کے تمام کالم اور علمی کام میسر ہے، مغرب پر بعض تنقیدی مضامین علماء کرام کے لیے نہایت معلوماتی اور کارآمد ہیں۔ عام لوگوں کے لیے شاہنواز صاحب کے کالم نہایت آسان اور شگفتہ زبان میں لکھے جاتے ہیں اور علمی افراد کے لیے ان کی علمی شان بھی ہوتی ہے۔